آخر میں فہرسِ قوافی، فہرسِ اسماء رجال و نساء و قبائل و اصنام، فہرسِ اماکن و بقاع و انہار، فہرسِ امثال و حکم و مواعظ اور فہرسِ مآخذ بھی درج ہیں، اس کے علاوہ ادارۂ دار الثقافہ کے کسی رکن نے " زیادات و استدراکات علیٰ دیوان بشار بن برد " کا بھی آخر میں اضافہ کر دیا ہے جو بشار کے ۴۱ شعر اور نثر کے دو مختصر ٹکڑوں کے علاوہ ۵۸ نہایت پُر از معلومات استدراکات پر مشتمل ہے۔ ان سب نے کتاب کی افادیت دوچند کر دی ہے۔ اس دیوان کی طباعت سے عربی شعر و ادب کے موجودہ مطبوعہ ذخیرہ میں ایک وقیع اور قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے۔ امید ہے کہ اربابِ ذوق اس کی خاطر خواہ قدر کر کے فاضل مرتب و محقق مرحوم کی غیر معمولی محنت و شغفِ علمی کی داد دیں گے۔

سفینۂ خوش گو (دفتر سوم) مرتبۂ پروفیسر سید شاہ محمد عطاء الرحمٰن کاکوی، تقطیع کلاں، ضخامت ۴۲۶ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر، قیمت درج نہیں، ناشر:- ادارۂ تحقیقات عربی و فارسی، پٹنہ بہار۔

فرخ سیر اور محمد شاہ کے عہد میں بندرابن داس جو متھرا کا باشندہ تھا۔ ایک شاعر تھا اور خوشگو تخلص کرتا تھا۔ مرزا مظہر، مرزا عبد القادر بیدل اور سراج الدین علی خاں آرزو کی صحبتوں کا فیض اٹھانے کا اثر یہ تھا کہ شعر و ادب کے ذوق میں نکھار اور فن میں مہارت کے پیدا ہونے کے ساتھ مزاج بالکل قلندرانہ اور فقیرانہ ہو گیا تھا۔ چنانچہ کچھ دنوں تو اس نے نوکری کی لیکن بعد میں فقیری لے لی۔

بندرابن داس خوشگو نے فارسی کے شعرا کا ایک تذکرہ بھی تین جلدوں میں لکھا تھا، ان میں سے پہلی اور دوسری جلد علی الترتیب شعرائے متقدمین و متوسطین کے لئے مخصوص تھی اور تیسری جلد میں اپنے ہم عصر و ہم عہد شعرا کا تذکرہ لکھا تھا۔ خوش نصیبی سے اس تیسری جلد کا ایک نسخہ بانکی پور پٹنہ کی اورنٹیل لائبریری میں محفوظ تھا۔ یہ مخطوطہ ۱۱۴۷ھ کا مرقومہ ہے۔

پروفیسر شاہ عطاء الرحمٰن صاحب کاکوی نے جو ادارۂ تحقیقات عربی و فارسی پٹنہ کے ڈائرکٹر بھی ہیں اور علوم مشرقیہ کے نامور محقق اور اُردو زبان کے ادیب اور نقاد بھی اس مخطوطہ کو اپنی تحقیق و ترتیب کے ساتھ شائع کر کے فارسی شعر و ادب کے اساتذہ و طلبا پر بڑا کرم کیا ہے۔ اس میں ۲۴۵ شعرا کا تذکرہ ہے جن میں ایک خاصی تعداد ہندو شعرا کی بھی ہے۔ بعض تذکرے مفصل ہیں اور بعض مختصر، تاہم کلام کا انتخاب